306/1/11/11

TAHQIQ-O-TADWEEN "DEEWAN-E-BADAR CHAACH

ABSTRACT

By Chowdhry wahhaj Ahmad Ashraf
Under the supervision of Prof. Mohammad Iqbal
Deptt. of Persian
Faculty of Humanities & Languages,
Jamia Millai Islamia, New Dlhi-110025

خلاصہ

تحقیق وتدوین ''دیوان بدرچاچ''

مقالہ نگار: چودھری وہاج احمد اشرف
تحت رہنمائی: پروفیسر محمد اقبال
شعبۂ فارسی، فیکلٹی آف ہیومنٹیز اینڈ لینگو جز
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔۲۵

میرا یہ تحقیقی مقالہ ''دیوان بدرچاچ'' کی تحقیق وتدوین پر مبنی ہے، دیوان بدرچاچ میں زیادہ تر قصائد ہیں، قصائدِ بدرچاچ کئی لحاظ سے اہمیت کے حامل ہیں، خاص طور پر بہت سے تاریخی واقعات ان میں موجود ہیں جن سے اس عہد کی تاریخ منظر عام پر آتی ہے۔ شہر دہلی اور مختلف عمارتوں، مسجدوں، مدرسوں وغیرہ کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ پھر بدرالدین چاچی کی زبان دانی اور قدرت بیانی، علم ہیئت وعلم نجوم اور مختلف علوم وفنون کی اصطلاحات کا استعمال ان کو فکری وادبی علویت بخشتا ہے جن کی بنا پر وہ ہندوستانی فارسی ادب کا ایک قابل قدر ذخیرہ ہیں۔ جو ہمارے لئے ایک اہم وعمدہ ترکہ واثاثہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی زمانہ میں درسیات میں شامل تھے۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر وہ آہستہ آہستہ درس سے خارج ہوکر صرف کتب خانوں کی زینت بن کر رہ گئے۔

ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اگر ''دیوان بدرچاچ'' کو جو ہندوستان کے عظیم بادشاہ محمد بن تغلق کی مدح وستائش پر مشتمل ہے۔ مدوّن ومرتب کیا جائے تو اس کے ذریعہ فارسی ادب کے احیاء کے ساتھ ساتھ قدرے اس وقت کی تہذیب وتمدن اور معاشرہ کی تاریخ بھی اجاگر ہوجائے گی۔

میں نے اپنے مقالہ میں مندرجہ ذیل ابواب قائم کئے ہیں جن کا مختصر ذکر ذیل کے صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔

باب اول: عہد تغلق کا معاشرتی ومعاشی (سیاسی وسماجی) نیز علمی پس منظر

اس میں ہم نے شاہ محمد بن تغلق کے زمانۂ حکومت (۷۲۵ھ/۱۳۲۴ء تا ۷۵۲ھ/۱۳۵۱ء) کا جائزہ پیش کیا ہے۔ جائزہ میں ہم نے شاہ محمد بن تغلق کے ذاتی اوصاف وخصوصیات اور کارناموں کا ذکر کیا ہے جن کی بنیاد پر زبان فارسی اور اس کے ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ جیسے کہ اس کی تخت نشینی، اس کا دربار، سلطنت کا انتظام اور حکومت، اس کی علم نوازی، اس کا مذہبی رجحان، اس کی فیاضیاں، تواضع اور انصاف اور آخر میں اس کی وفات، وفات کے ساتھ ساتھ محمد تغلق کی قابل قدر خوبیاں، علمی قابلیت، تہذیب ومعاشرت، ہندوستان کی دولت اور خزانے اور اس کے بعد ہم نے فارسی ادب کا بھی ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے جس میں اکثر شعراء صوفیاء ہیں جن کا اجمالی ذکر کیا ہے اور پھر اس باب کا اختتام خواجہ ضیاء الدین برنی خواجہ ضیاء نخشبی اور ضیاء الدین سنامی پر ہوا۔

باب دوم: بدر چاچ کے احوال و آثار

اس باب میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے فخر الزماں بدر الدین چاچی کے احوال و آثار پیش کیے ہیں جو ہم کو کافی تلاش و جستجو کے بعد کم ہی حاصل ہو سکے ہیں۔ پھر بھی یہ معلوم ہو سکا کہ وہ تاش قند کا رہنے والا تھا جو عہد جوانی میں ہندوستان آیا اور محمد بن تغلق کے دربار سے وابستہ رہا اور اپنی زبان دانی و ندرتِ بیانی کی بنیاد پر محمد بن تغلق کا درباری شاعر رہا۔

باب سوم: بدر چاچ کا شعر و ادب میں مقام و مرتبہ اور اس کے ہمعصر شعراء

اس باب میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کے زمانے کے اہم شعراء کا ذکر کریں اور ان کا نمونہ کلام بھی پیش کریں۔ اس ضمن میں بھی ہمیں عام رجحان سے تعلق رکھنے والے شعراء کم ہی حاصل ہو سکے پھر بھی ایک بڑی تعداد صوفیاء شعراء کی دستیاب ہو سکی، ہم نے کوشش کی کہ ان کا مختصر ذکر کریں اور ان کے کلام کا نمونہ بھی پیش کیا ہے جن میں قابل ذکر حضرت امیر خسرو دہلوی، امیر حسن بن علاء سنجری دہلوی، شیخ شرف الدین اولیاء، سید گیسو دراز، شیخ جعفر مکی سرہندی، میر سید اشرف جہانگیر سمنانی وغیرہ

باب چہارم: کلام بدر چاچ میں تاریخی، ثقافتی اور علمی آثار

اس باب میں ہم نے ان تاریخی احوال کی جستجو کی ہے جو اس زمانے میں رونما ہوئے اور بدر الدین چاچی نے ان کو اپنے اشعار میں بعض کا اشارتاً اور بعض کا کنایۃً تذکرہ کیا ہے مثال کے طور پر خلیفہ مصر کا خلعت جب آتا تھا تو جشن کس طرح منایا جاتا تھا، اسی طرح جشن عید کی تقریبات کے موقع پر خاص قسم کی سونے کی بنی ہوئی انگیٹھی کا استعمال۔

باب پنجم: کلامِ بدر چاچ میں اصناف سخن

اس باب میں بدر چاچ کے کلام میں مختلف طرح کے اصناف سخن تحقیق و تدقیق کے بعد سامنے آئے جن میں اشارہ، کنایہ، تشبیہ و استعارہ، تجنیس، صنعت و تلمیح، غلو مبالغہ ولف و نشر تقریباً سبھی محاسنِ کلام کو دوبالا کرنے والی اصناف سخن مع اپنی تمام اقسام کے ہمہ جہت فراوانی سے موجود ہیں جن کی امثلہ سے کلام بدر مملو و مزین ہے

علم البدیع اور علم البیان کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو شاید ہی کوئی شق باقی بچی ہو جس کا استعمال بدر چاچ نے نہ کیا ہو۔ ہم نے اس باب میں چند مخصوص صنائع و بدائع کا ذکر بطور تمثیل پیش کیا ہے۔ جو ترتیبِ ذیل کے مطابق ہیں۔

۱۔ صنعت سیاقۃ الاعداد، ۲۔ صنعت تعمیہ، ۳۔ صنعت التفات، ۴۔ صنعت تجنیس ناقص، ۵۔ صنعت مراعات النظیر، ۶۔ صنعت تلمیح، ۷۔ صنعت تجنیس تام، ۸۔ تجنیس محرف، ۹۔ استعارہ، ۱۰۔ کنایہ، ۱۱۔ تشبیہ، ۱۲۔ علم فلسفہ اور ۱۳۔ علم نجوم۔

باب ششم: دیوان بدر چاچ کی تدوین

اس سلسلہ میں ہم نے دیوان بدر چاچ کے خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ کے قدیم ترین قلمی نسخہ ۹۱۰ھ کو اساس بنایا ہے اور ذاکر حسین لائبریری، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے مخطوطہ کو نسخۂ دوم قرار دے کر تحقیق و تدوین کو آخری مرحلہ تک پہونچایا جو فرق سامنے آیا اس کو ہم نے حاشیہ میں لکھ کر واضح کیا ہے۔

باب ہفتم: کتابیات

اس باب میں ہم نے مآخذ کا ذکر مع مصنف رمترجم و ناشر و سنین ذکر کیا ہے جن سے ہم نے مقالہ کی تحقیق و تدوین میں استفادہ کیا۔